(URDU , ROMAN URDU AUR HINDI ME)

تحریر
شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ، سعودی عرب

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaqubоolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

استعانت کے باب میں بریلویوں کا ایک فریب

تحریر: مقبول احمد سلفی

جدہ دعوہ سنٹر، السلامہ — سعودی عرب

بریلویت ایک ایسے طریقے کا نام ہے جس میں اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے مانگا جاتا ہے، غیر اللہ کو سجدہ کیا جاتا ہے، اس کو مشکل کشا اور حاجت روا مانا جاتا ہے اس لئے بریلویوں کو جب اولاد چاہئے، یا مصیبت دور کرنا ہو، یا روزی روٹی کا سوال ہو، یہ لوگ مرے ہوئے مردوں کو پکارتے ہیں اور ان سے اولاد، بارش، روزی روٹی بلکہ سب کچھ مانگتے ہیں اور مصیبت میں بھی غیر اللہ کو ہی پکارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان بریلوں کی تمام تر بھاگ دوڑ قبر ومزار اور میت و غیر اللہ کی طرف ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ شرک کا راستہ ہے جو جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

جب ان قبر پرستوں کو فرمان الٰہی اور فرمان رسول سنایا جاتا ہے تو حق تسلیم کرنے کی بجائے الٹا حق بتانے والے کو ہی غلط بتاتے ہیں اور اپنی بات منوالے کے لئے باطل استدلال پیش کرتے ہیں۔ اس تحریر میں ان لوگوں کے ایک باطل استدلال کی حقیقت آپ سے بیان کروں گا۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم بریلوی کو کہتے ہیں کہ غیر اللہ سے مدد نہ مانگو، غیر اللہ کو نہ پکارا تو بریلوی جواب دیتا ہے کہ پھر تم ماں سے روٹی کیسے مانگتے ہو، باپ سے پیسہ کیوں مانگتے ہو، درزی سے کپڑا کیوں سلاتے ہو؟ اس طرح متعدد باتیں بیان کرتا ہے۔ بریلوی کا یہ جواب بالکل باطل ہے۔ آیئے اس بات کی حقیقت جانتے ہیں۔

مدد طلب کرنا جسے عربی میں استعانت کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(1)استعانت کی پہلی قسم "ماتحت الاسباب" ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ ہم دوسروں سے ایسے امور میں مدد حاصل کر سکتے ہیں جو اسباب ووسائل کے تحت ہوں یا یہ کہہ لیں کہ جو اس کے اختیار میں ہو جیسے ماں سے کھانا مانگنا، باپ سے پیسے مانگنا، درزی سے کپڑے سلانا وغیرہ۔ان کے بس میں یہ اختیارات ہیں اس لئے ان چیزوں میں دوسرے سے مدد لے سکتے ہیں لیکن ان کے بس میں اولاد دینا نہیں ہے تو ان سے اولاد نہیں مانگیں گے۔

(2)استعانت کی دوسری قسم "مافوق الاسباب" ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ جو اسباب کے تحت نہ ہو، اسباب ووسائل سے اوپر کی چیز ہو یا یہ کہہ لیں کہ جس بات کا اختیار کسی مخلوق کو نہ ہو وہ چیز مخلوق سے مانگنا شرک ہے، وہ صرف اور صرف اللہ سے ہی مانگیں گے۔

گویا مدد حاصل کرنے کی دو قسمیں ہیں مگر بریلوی حضرات ان دونوں قسموں کو خلط ملط کر کے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور باور کرانا چاہتے ہیں کہ غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنا جائز ہے جبکہ ہمیں صاف صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مخلوق سے ہم وہی چیز مانگ سکتے ہیں جس کا اللہ نے اسے اختیار دیا ہے یعنی جو استعانت کی پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہے اور مخلوق سے ہم وہ چیز نہیں مانگ سکتے ہیں جس کا اختیار اللہ نے اسے دیا ہی نہیں ہے۔بطور مثال بخاری کی ایک حدیث پر غور کریں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں:

يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، سَلِينِي ما شِئْتِ مِن مَالِي، لا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شيئًا.(صحيح البخاري:4771)

ترجمہ:اے فاطمہ! محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے لے لو لیکن اللہ کی بارگاہ میں، میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔

دنیا میں نبی ﷺ کے پاس مال دینے کا اختیار تھا تو آپ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اگر تجھے مال کی ضرورت ہو تو مانگ سکتی ہو مگر آخرت میں اللہ کے یہاں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔

اس بات کو سمجھ لینے کے بعد کہ مخلوق سے ہر چیز نہیں مانگ سکتے ہیں، مخلوق سے صرف "ماتحت الاسباب" ہی مانگ سکتے ہیں اور "مافوق الاسباب" کا مخلوق سے سوال کرنا شرک ہے۔

کوئی آپ سے سوال کرے کہ غیر اللہ کو پکارنا شرک کیوں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پکار اور دعا عبادت ہے اور جملہ قسم کی عبادت صرف اور صرف اللہ کے لئے ہے۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" ، ثُمَّ قَرَأَ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ سورة غافر آية 60 " . (سنن ترمذی:3372، صححه البانی)

ترجمہ: دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ نے آیت: ‹‹وقال ربکم ادعوني أستجب لکم إن الذین یستکبرون عن عبادتي سیدخلون جھنم داخرین›› ''تمہارا رب فرماتا ہے، تم مجھے پکارو، میں تمہاری پکار (دعا) کو قبول کروں گا، جو لوگ مجھ سے مانگنے سے گھمنڈ کرتے ہیں، وہ جہنم میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہوں گے'' (غافر: 60) پڑھی''۔

اس میں حدیث بھی ہے اور قرآن کی آیت بھی۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا عبادت ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ جملہ قسم کی عبادت اللہ کے لئے ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے علاوہ غیر کو پکارنا عبادت کی ضد ہے جسے شرک کہا جاتا ہے۔ اور قرآنی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اللہ کو ہی پکاریں گے، وہ ہماری دعا کو قبول کرتا ہے اور جو اللہ کو نہیں پکارتا ہے وہ جہنم رسید کیا جائے گا۔ اللہ اکبر۔ غیر اللہ کو پکارنے کا انجام کس قدر بھیانک ہے؟ اسی لئے تو متعدد مقامات پر اللہ نے حکم دیا ہے کہ صرف میری ہی عبادت کرو جیسے اللہ کا یہ فرمان ہے:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ (الاسراء :23)

ترجمہ: اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا۔

کوئی آپ سے یہ کہے کہ پھر اللہ نے قرآن میں وسیلہ اختیار کرنے یا نماز سے مدد مانگنے کا حکم کیوں دیا ہے، نماز بھی تو غیر اللہ ہے بلکہ ایک بریلوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اللہ نے پچاس وقت کی نماز فرض کی تھی، موسی علیہ السلام کی وجہ سے پانچ وقت کی نماز ہوئی تو تم لوگ پانچ وقت کی نماز کیوں پڑھتے ہو، پچاس وقت کی نماز پڑھو؟

واضح رہے کہ ہم موسی علیہ السلام کی وجہ سے پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتے ہیں بلکہ اللہ نے ہی نماز کا حکم دیا ہے اور اللہ نے ہی پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے، اس لئے اسے اللہ کا حکم مان کر اس پر عمل کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کو پکارتے ہوئے تین قسم کے وسیلے اختیار کر سکتے ہیں یعنی ہمارے لئے تین قسم کے وسیلے جائز ہیں۔

پہلا وسیلہ: اللہ کے اسمائے حسنیٰ کا، ہم اللہ کے ناموں کا وسیلہ لگا کر اللہ کو پکار سکتے ہیں۔

دوسرا وسیلہ: اپنے نیک عملوں کا، ہم اپنے نیک اعمال کا وسیلہ دے کر اللہ کو پکار سکتے ہیں جیسے غار میں پھنسے تین لوگوں نے اپنے اپنے نیک عمل کا وسیلہ لگایا۔

تیسرا وسیلہ: زندہ لوگوں کا، ہم زندہ نیک وموحد آدمی سے دعا کروا سکتے ہیں جیسے صحابہ کرام نے حیات رسول میں نبی ﷺ سے دعا کروائیں، عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کروائی، اور جیسے ہم زندہ لوگوں کو کہتے ہیں کہ دعا میں یاد رکھنا یا میرے لئے دعا کرنا، یہ وسیلہ جائز ہے۔

ان تین صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت میں وسیلہ لگاتا ہے تو جائز نہیں ہے جیسے کسی مخلوق کی ذات کا وسیلہ لگانا جائز نہیں ہے، کسی میت کا وسیلہ لگانا جائز نہیں ہے۔ جو لوگ اس طرح دعا کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلہ سے دعا قبول فرما یا فلاں پیر و مرشد کے صدقہ طفیل دعا قبول فرما، یہ جائز نہیں ہے۔

سورہ مائدہ میں اللہ کا وسیلہ اختیار کرنے کا جو حکم ہے اس کا مطلب ہے کہ نیک اعمال کا وسیلہ اللہ کے لئے اختیار کرو اور اسی طرح نماز سے مدد طلب کرنا بھی نیک عمل کا وسیلہ لینا ہے جو وسیلہ کی جائز قسم ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک مومن کو صرف اللہ کو ہی مدد کے لئے پکارنا چاہئے اسی بات کا ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے اس سلسلے میں چند دلائل ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان واعمال کی اصلاح کریں۔

ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ(اے اللہ ! ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاھتے ہیں)اس آیت میں ہم اللہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ تیرے سوا کسی سے مدد نہیں مانگیں گے، صرف تجھ سے ہی مدد مانگیں گے گویا یہ آیت ہمیں غیر اللہ سے مدد مانگنے سے روکتی ہے۔

اور اللہ تعالی نے واضح طور پر تمام قسم کے غیر اللہ کو پکارنے سے منع فرمادیا ہے، فرمان الٰہی ہے:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ(یونس:106)

ترجمہ: اور اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو جو نہ تجھے نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان۔اگر تونے یہ کام کیا تو ظالموں میں شمار ہوگا۔

اللہ نے یہاں تک بتادیا کہ تم جن مردوں کو مدد کے لئے پکارتے ہو وہ قامت تک تمہاری پکار کا جواب نہیں دے سکتے ہیں،اللہ فرماتاہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ * وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ(الاحقاف:65)

ترجمہ: اور ایسے لوگوں سے زیادہ کون گمراہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کی

دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کی آواز سے بھی بے خبر ہوں اور جب سب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادات سے انکار کر دیں گے۔

اسی طرح نبی ﷺ نے بھی تعلیم دی ہے کہ جب تم سوال کرو تو اللہ سے اور جب مدد مانگو تو اللہ سے، چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ(ترمذی:2516، صححه البانی)

ترجمہ: جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تو مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے ہمیں یہاں تک تعلیم دی ہے، آپ مزید فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ۔

ترجمہ: اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچاسکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔

ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ اللہ کے علاوہ ذرہ برابر بھی کوئی دوسرا نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا ہے لہذا ہر حال میں اور ہر کام کے لئے ہمیں صرف اللہ کو پکارنا چاہئے ۔اور جو دینی یا دنیاوی معاملات میں "ماتحت

الاسباب" کے قاعدہ کے تحت ہم ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں دراصل یہ مسئلہ الگ ہے، ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے اچھے کاموں پرایک دوسرے کا تعاون کرنے کا حکم دیا ہے۔اللہ کا فرمان ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ(المائدۃ:2)

ترجمہ: اور نیکی اور تقوی کے کاموں میں آپس میں تعاون کرو،اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ نہ دو۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

ما أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُم أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.(صحيح مسلم :2199)

ترجمہ: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ایسا کرنا چاہیے،اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں توحید پر قائم رکھے، شرک وبدعت سے بچائے اور بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو سیدھے راستے کی ہدایت فرمائے۔

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

Isti'aanat Ke Baab Me Barelwiyon Ka Ek Fareb

Tahreer: Maqbool Ahmad Salafi

Jaddah Da'wah Center, As Salamah - Saudi 'Arab

Barelwiyat ek ayse tareeqe ka naam hai jis me Allah ko chhod kar ghairullaah se manga jata hai, ghairullaah ko sajda kiya jata hai, is ko mushkil kusha aur hajat rawa mana jata hai, isliye barelwiyon ko jab awlad chahiye, ya museebat dur karna ho, ya rozi roti ka sawal ho, to yeah log murdon ko pukarte hain aur inse awlad, barish, rozi roti balke sab kuch mangte hain aur museebat me bhi ghairullah ko hi pukarte hain. Yahi wajah hai ke in barelwiyon ki tamam tar bhag daud qabr wa mazar aur mayyat wa ghairullaah ki taraf hoti hai. Halanke yeah shirk ka rasta hai jo jahannam ki taraf le jata hai.

Jab in qabr paraston ko farmaan ilaahi aur farmaan-e-rasool ﷺ sunaya jata hai to haqq tasleem karne ke bajaye ulta haqq batane wale ko hi ghalat batate hain aur apni baat manwane ke liye baatil istedlaal pesh karte hain. Is tahreer me in logo ke ek baatil istedlaal ki haqeeqat aap se bayaan karunga. Woh masalah yeah hai ke jab hum barelwiyon ko kahte hain keh ghairullaah se madad na mango, ghairullaah ko na pukaro to barelwi jawab deta hai ke fir tum maa se roti kaise mangte ho, darzi se kapda kyun silaate ho? Is tarah muta'ddid baaten bayan karta hai. Barelwiyon ka yeah jawaab bilkul baatil hai. Aaiye is baat ki haqeeqat jante hain. Madad talab karna jise 'arabi me isti'aanat kahte hain. Is ki do qismein hain.

(1) Isti'aanat ki pehli qism hai

"ماتحت الاسباب "

Is se muraad yeah hai keh hum dusron se aise umoor mein madad hasil kar sakte hain jo asbab wa wasail ke tahat ho ya yeah keh lein ke jo iske ikhtiyaar mein ho jaise maa se khana mangna, baap se paise mangna, darzi se kapdey silaana waghairah.

In ke bas me yeah ikhtiyarat hain is liye in chizo me dusro se madad le sakte hain lekin in ke bas me awlad dena nahi hai to in se awlad nahi mangenge.

(2) Isti'aanat ki dusri qism hai

" مافوق الاسباب"

Is se murad yeah hai ke jo asbab ke tahat na ho, asbab wa wasail se upar ki cheez ho ya yeah keh len ki jis baat ka ikhtiyaar kisi makhlooq ko nahi ho woh cheez makhlooq se mangna shirk hai, woh sirf aur sirf Allah se hi mangenge. Goya madad hasil karne ki do qismen hain mager barelwi hazrat in dono qismon ko khalt malt karke awaam ko dhokha dete hain aur bawar karana chahte hain ke ghairullaah ko madad ke liye pukarna jayez hai jabke humein saaf saaf ma'lum ho raha hai ke makhlooq se hum wahi cheez mang sakte hain jis ka Allah ne use ikhtiyar diya hai ya'ni jo isti'anat ki pehli qism se ta'luq rakhti hai aur makhluq se hum woh cheez nahi mang sakte hain jiska Allah ne use ikhtiyaar diya hi nahi.

Bataure misal Bukhari ki ek hadeeth par gaur karen.

Abu Huraira RadiAllahu anhu se marwi hai, Nabi ﷺ apni beti sayyidah Fatima RadiAllahu anha se farmate hain:

يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِن مَالِي، لا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شيئًا.

(صحيح البخاري:4771)

Tarjuma: Aey Fatima! Muhammad ﷺ ki beti! mere maal me se jo chaho mujh se le lo lekin Allah ki baargah me, mein tumhen koi fayeda na pahuncha sakunga.

Dunya me Nabi ﷺ ke paas maal dene ka ikhtiyar tha to aap ne apni beti se kaha ke ager tujhe maal ki zaroorat ho to mang sakti ho mager akhirat me Allah ke yahan kuch bhi fayeda nahi pahuncha sakunga.

Is baat ko samjh lene ke ba'd ke makhluq se har cheez nahi mang sakte hain, makhluq se sirf

"ماتحت الاسباب"

hi mang sakte hain aur

" مافوق الاسباب"

Ka makhluq se sawal karna shirk hai.

Koi aap se sawal kare ke ghairullaah ko pukarna shirk kyun hai to is ka jawab yeah hai ke pukar aur du'aa 'ibadat hai aur jumla qism ki 'ibadat sirf aur sirf Allaah ke liye hai.

Nu'maan bin Basheer RadiAllahu anhuma kehte hain keh Nabi Akram ﷺ ne farmaya**:**

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ"، ثُمَّ قَرَأَ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ سورة غافر آية 60". (سنن ترمذی:3372، صححه البانی)

Tarjuma: Du'aa hi 'ibaadat hai, phir aap ne aayat:

»وقال ربكم ادعوني أستجب لكم إن الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين«

Tumhara Rabb farmata hai, "tum mujhe pukaro, me tumhari pukar (du'aa) ko qubool karunga, jo log mujh se mangne se ghamand karte hain, woh jahannam me dhaleel wa khawaar ho kar daakhil honge."

(غافر: 60) padhi

Is me hadeeth bhi hai aur Qur'an ki ayat bhi.

Hadeeth se ma'lum hota hai ke du'a 'ibadat hai aur humen ma'lum hai keh jumlah qism ki 'ibadaat Allah ke liye hain, is ka matlab yeah hua ke Allah ke 'elawah ghair ko pukarna 'ibadat ki zidd hai jise shirk kaha jaata hai.

Aur Qur'ani aayat se ma'lum hota hai ke hum Allah ko hi pukarenge, woh humari du'a ko qabool karta hai aur jo Allah ko nahi pukarta hai woh jahannam raseed kiya jaye ga.

Allaahu Akbar

Ghairullaah ko pukarne ka anjaam kis qadar bhayanak hai?

Is liye to muta'ddid muqamat par Allah ne hukm diya hai keh sirf meri hi 'ibadat Karo jaise Allah ka yeah farman hai:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ(الاسراء :23)

Tarjuma: Aur tera parwadigar saaf saaf hukm de chuka hai tum is ke siwa aur kisi ki 'ibadat na karna.

Koi aap se yeah kahe ke phir Allah ne Qur'an me waseela ikhtiyar karne ya namaz se madad mangne ka hukm kyun diya hai, namaz bhi to ghairullah hai balke ek barelwi ne to yaha tak keh diya ki Allah ne 50 waqt ki namaz farz ki thi , Musa 'alayhis salaam ki wajah se 5 waqt ki namaz huyi to tum log 5 waqt ki namaz kyun padhte ho 50 waqt ki namaz padho?

Wazeh rahe keh hum Musa 'alayhis salaam ki wajah se 5 waqt ki namaz nahi padhte hain balke Allah ne hi namaz ka hukm diya hai aur Allah ne hi 5 waqt ki namaz farz ki hai, isliye ise Allah ka hukm maan kar is par 'amal karte hain.

Dusri baat yeah hai ke Allah ko pukarte huye teen qism ke waseele ikhtiyar kar sakte hain ya'ni humare liye teen qism ke waseele hote hain.

1.Pehla Waseela: Allah ke Asma-e-Husna ka, hum Allah ke naamo ka waseela laga kar Allah ko pukar sakte hain.

2.Dusra Waseela: Apne nek 'amalo ka, hum Apne nek a'amal ka waseela de kar Allah ko pukar sakte hain jaise ghaar me phanse teen logo ne apne apne nek amal ka waseela lagaya.

3.Teesra Waseela: Zinda logon ka, hum Zinda nek wa mowahhid aadmi se du'aa karwa sakte hain jaise sahaba-e-kiraam ne hayat e Rasool me Nabi صلى الله عليه وسلم se du'aa karwayi, 'Umar رضي الله عنه ne Aap صلى الله عليه وسلم ke chacha 'Abbas رضي الله عنه se du'a karwayi, aur jaise hum zinda logon ko kehte hain ke du'a me yaad rakhna ya mere liye dua karna, ye waseelah jayez hai.

In teen soorato ke alawa koyi aur soorat me waseela lagata hai toh jayez nahi hai jaise kisi makhlooq ki zaat ka waseela lagana jayez nahi hai, kisi mayyat ka waseela lagana jayez nahi hai. Jo log is tarah du'a karte hain ke Nabi ke waseele se du'a qubool farma ya Fulan peer-o-murshad ke sadqe tufail dua qubool farma, yeh jayez nahi hai.

Surah Ma'idah me Allah ka waseela ikhtiyar karne ka jo hukm hai us ka matlab hai ke nek a'amaal ka waseelah Allah ke liye ikhtiyaar karo aur isi tarah namaz se madad talab karna bhi nek amal ka waseelah lena hai jo waseele ki jayez qism hai.

Khulasa-e- kalaam ye hai ke ek mo'min ko sirf Allaah ko hi madad ke liye pukarna chahiye isi baat ka humein Allaah aur Uss ke Rasool ne hukm diya

hai, is silsile me chand dalael mulaheza farmayen aur apne eemaan wa a'amaal ki islah karen.

Hum har namaz ki har raka'at me ye aayat tilawat karte hain.

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

(Ay Allaah! Hum faqat Teri hi 'ibadat karte hai aur tujh se hi madad chahte hai)

Is ayat me hum Allah se wa'ada karte hain ke tere siwa kisi se madad nahi maangenge, sirf tujh se hi madad mangenge goya ye ayat humein Gairullaah se madad mangne se rokti hai.

Aur Allah Ta'ala ne wazeh taur par tamam qism ke gairullah ko pukarne se mana' a faramaya hai, farman-e-ilahai hai:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ

(Surah Al-Yunus: 106)

Tarjuma: Aur Allah ke siwa kisi ko mat pukaro jo na tujhe nafa' de sakta hai aur na nuqsan. Agar tu ne ye kaam kiya to zalimo me shumar hoga.

Allah ne yahan tak bata diya ke tum jin maboodo ko madad ke liye pukarte ho woh qayamat tak tumhare pukar ka jawab nahi de sakte hain, Allah farmata hai:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ * وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ

(Surah Al-ahqaf: 5-6)

Tarjuma: Aur aise logo se zyada kon gumrah hai jo Allah Ta'ala ke siwa aise logo ko pukarte hain jo Qayamat tak un ki du'a qubool na kar sake balke un ki aawaz se bhi bekhabar ho aur jab sab log Jama'a kiye jayenge to woh unke dushman ho jayenge aur un ki 'ibadat se inkar kar denge.

Isi tarah Nabi صلی اللہ علیہ وسلم ne bhi ta'aleem di hai ke jab tum sawal karo to Allah se aur jab madad mango to Allaah se, chunaanche Aap صلی اللہ علیہ وسلم ka farman hai:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ

(Tirmidhi: 2516; Sahih Albaani)

Tarjuma: Jab tum koi cheez mango toh sirf Allah se mango, jab tum madad chaho to sirf Allah se madad talab karo.

Is hadees me Nabi صلی اللہ علیہ وسلم ne humen yahan tak ta'aleem di hai, Aap mazeed farmaate hain:

وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ۔

Tarjuma: Aur ye baat Jaan lo ke agar saari Ummat bhi Jama'a ho kar tumhen kuch nafa'a pohochana chahe to woh tumhen is se zyada kuch bhi nafa'a nahi pohocha sakti jo Allah ne tumhare liye likh diya hai, aur agar woh tumhen kuch nuqsan pohochane ke liye Jama'a ho jaye toh is se zyada kuch nuqsaan nahi pohocha sakti jo Allah ne tumhare liye likh diya hai.

Ek musalmaan ka ye Aqeedah hona chahiye ke Allaah ke elawa zarra barabar bhi koyi dusra nafa'a wa nuqsaan ka ikhtiyar nahi rakhta hai lihaza har haal me aur har kaam ke liye humein sirf Allah ko pukarna chahiye. Aur jo deeni ya duniyawi mu'amlaat mein "ماتحت الاسباب" ke Qa'eede ke tahat hum ek doosre ka ta'aawun karte hain darasal ye masla alag hai, humein Allah aur us ke Rasool ne acche kaamo par ek doosre ka ta'awun karne ka hukm diya hai. Allah ka farman hai:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(Surah Al- Ma'idah: 2)

Tarjuma: Aur Neki aur taqwe ke kaamo mein aapas mein ta'aawun karo, aur gunah aur zyadti ke kaamo mein ek doosre ka saath na do.

Aur Nabi صلی اللہ علیہ وسلم ka farman hai:

مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُم أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.

(Sahih Muslim: 2199)

Tarjuma: Tum mein se Jo shakhs apne bhai ko fayda pohocha sakta ho to use aisa karna chahiye, is me koyi harj nahi hai.

Aakhir mein Allah Ta'ala se du'aa karta hun ke woh humein tawheed par qayam rakhe, shirk wa bidd'at se bachaye aur bhatke huye musalmano ko seedhe raaste ki hidayat farmaye.

इस्ति'आनत के बाब मे बरेलवियो का एक फ़रेब

तहरीर: मक़बूल अहमद सलफ़ी हाफ़िज़ाहुल्लाह

मुतर्जिम: हसन फ़ुज़ैल

बरेलवियत एक ऐसे तरीक़े का नाम है जिसमें अल्लाह को छोड़कर ग़ैरुल्लाह से माँगा जाता है, ग़ैरुल्लाह को सज्दा किया जाता है, उसे मुश्किल कुशा और हाजत रवा माना जाता है। इसलिए बरेलवियों को जब औलाद चाहिए, या मुसीबत दूर करनी हो, या रोज़ी-रोटी का सवाल हो, ये लोग मरे हुए मुर्दों को पुकारते हैं और उनसे औलाद, बारिश, रोज़ी-रोटी बल्कि सब कुछ माँगते हैं और मुसीबत में भी ग़ैरुल्लाह को ही पुकारते हैं। यही वजह है कि इन बरेलवियों की तमाम तर भाग-दौड़ क़ब्रों-मज़ारों और मय्यत वग़ैरह ग़ैरुल्लाह की तरफ़ होती है। हालाँकि यह शिर्क का रास्ता है जो जहन्नम की तरफ़ ले जाता है।

*जब इन क़ब्र परस्तो को फ़रमान-ए-इलाही और फ़रमान-ए-रसूल सुनाया जाता है तो हक़ तस्लीम करने के बजाय उल्टा हक़ बताने वाले को ही ग़लत बताते हैं और अपनी बात मनवाने के लिए बातिल इस्तिदलाल पेश करते हैं। इस तहरीर में इन लोगों के एक बातिल इस्तिदलाल की हक़ीक़त आपसे बयान करूँगा। वो मसला यह है कि जब हम बरेलवी से कहते हैं कि ग़ैरुल्लाह से मदद न माँगो, ग़ैरुल्लाह को न पुकारो, तो बरेलवी जवाब देता है कि फिर तुम माँ से रोटी कैसे माँगते हो, बाप से पैसा क्यों माँगते हो, दर्ज़ी

से कपड़ा क्यों सिलवाते हो? इस तरह कई बातें बयान करता है। बरेलवी का यह जवाब बिल्कुल बातिल है। आइये, इस बात की हक़ीक़त जानते हैं।

✳मदद तलब करना जिसे अरबी में इस्ति'आनत कहते हैं, इसकी दो क़िस्में हैं:

□इस्ति'आनत (seeking help or assistance) की पहली क़िस्म "मा-तहत अल-असबाब" है। इससे मुराद यह है कि हम दूसरों से ऐसे उमूर में मदद हासिल कर सकते हैं जो असबाब व वसाइल के तहत हों या यह कह लें कि जो उसके इख़्तियार में हो, जैसे माँ से खाना माँगना, बाप से पैसे माँगना, दर्ज़ी से कपड़े सिलवाना वग़ैरह। इनके बस में ये इख़्तियारात हैं, इसलिए इन चीज़ों में दूसरे से मदद ले सकते हैं, लेकिन इनके बस में औलाद देना नहीं है तो उनसे औलाद नहीं माँगेंगे।

□ इस्ति'आनत की दूसरी क़िस्म "मा-फ़ौक़ अल-असबाब" है। इससे मुराद यह है कि जो असबाब के तहत न हो, असबाब व वसाइल से ऊपर की चीज़ हो या यह कह लें कि जिस बात का इख़्तियार किसी मख़लूक़ को न हो, वो चीज़ मख़लूक़ से माँगना शिर्क है। वो सिर्फ़ और सिर्फ़ अल्लाह से ही माँगी जाएगी।

*गोया मदद हासिल करने की दो क़िस्में हैं मगर बरेलवी हज़रात इन दोनों क़िस्मों को ख़ल्त-मल्त (mixed) करके अवाम को धोका देते हैं और यह साबित करना चाहते हैं कि ग़ैरुल्लाह को मदद के लिए पुकारना जाइज़ है, जबकि हमें साफ़-साफ़ मालूम हो रहा है कि मख़लूक़ से हम वही चीज़

माँग सकते हैं जिसका अल्लाह ने उसे इख़्तियार दिया है, यानी जो इस्ति'आनत की पहली क़िस्म से ताल्लुक़ रखती है। और मख़लूक़ से हम वो चीज़ नहीं माँग सकते हैं जिसका इख़्तियार अल्लाह ने उसे दिया ही नहीं है। बतौर मिसाल, बुख़ारी की एक हदीस पर ग़ौर करें।

अबू हुरैरा (रज़ियल्लाहु अन्हु) से मरवी है, नबी (ﷺ) अपनी बेटी सय्यदा फ़ातिमा (रज़ियल्लाहु अन्हा) से फ़रमाते हैं:

يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، سَلِينِي مَا شِئْتِ مِن مَالِي، لا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شيئًا. (صحيح البخاري: 4771)

तर्जुमा: "ऐ फ़ातिमा! मोहम्मद (सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम) की बेटी! मेरे माल में से जो चाहो मुझसे ले लो लेकिन अल्लाह की बारगाह में, मैं तुम्हें कोई फ़ायदा न पहुँचा सकूँगा।"

*दुनिया में नबी (ﷺ) के पास माल देने का इख़्तियार था तो आपने अपनी बेटी से कहा कि अगर तुझे माल की ज़रूरत हो तो माँग सकती हो, मगर आख़िरत में अल्लाह के यहाँ मैं तुम्हें कुछ भी फ़ायदा नहीं पहुँचा सकूँगा।

*इस बात को समझ लेने के बाद कि मख़लूक़ से हर चीज़ नहीं माँग सकते हैं, मख़लूक़ से सिर्फ़ "मा-तहत अल-असबाब" ही माँग सकते हैं और "मा-फ़ौक़ अल-असबाब" का मख़लूक़ से सवाल करना शिर्क है।

➡कोई आपसे सवाल करे कि ग़ैरुल्लाह को पुकारना शिर्क क्यों है तो इसका जवाब यह है कि पुकार और दुआ इबादत है और तमाम क़िस्म की इबादत सिर्फ़ और सिर्फ़ अल्लाह के लिए है।

नौ'मान बिन बशीर (रज़ियल्लाहु अन्हुमा) कहते हैं कि नबी अकरम (सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम) ने फ़रमाया:

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" ، ثُمَّ قَرَأَ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ سورة غافر آية 60" . (سنن ترمذی: 3372، صححه الألبانی)

तर्जुमा: "दुआ ही इबादत है," फिर आपने आयत पढ़ी: "और ✨तुम्हारा रब कहता है, मुझे पुकारो, मैं तुम्हारी पुकार (दुआ) को क़बूल करूँगा, जो लोग मुझसे माँगने से घमंड करते हैं, वे जहन्नम में ज़लील व ख़्वार होकर दाख़िल होंगे (ग़ाफ़िर: 60) पढ़ी।

*इसमें हदीस भी है और क़ुरआन की आयत भी। हदीस से मालूम होता है कि दुआ इबादत है और हमें मालूम है कि तमाम क़िस्म की इबादत सिर्फ़ अल्लाह के लिए है। इसका मतलब यह हुआ कि अल्लाह के अलावा ग़ैर को पुकारना इबादत के ख़िलाफ़ है जिसे शिर्क कहा जाता है। और क़ुरआनी आयत से मालूम होता है कि हम अल्लाह को ही पुकारेंगे, वह हमारी दुआ को क़बूल करता है और जो अल्लाह को नहीं पुकारता है वह जहन्नम में दाख़िल किया जाएगा। अल्लाहु अकबर। ग़ैरुल्लाह को पुकारने का अंजाम कितना भयानक है! इसी लिए तो कई जगहों पर अल्लाह ने हुक्म दिया है कि सिर्फ़ मेरी ही इबादत करो, जैसे अल्लाह का यह फ़रमान है:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ(الاسراء :23)

तर्जुमा: "और तुम्हारा परवरदिगार साफ़-साफ़ हुक्म दे चुका है कि तुम उसके सिवा और किसी की इबादत न करना।"

➡कोई आपसे यह कहे कि फिर अल्लाह ने कुरआन में वसीला इख़्तियार करने या नमाज़ से मदद माँगने का हुक्म क्यों दिया है, नमाज़ भी तो ग़ैरुल्लाह है? बल्कि एक बरेलवी ने तो यहाँ तक कह दिया कि अल्लाह ने पचास वक्त की नमाज़ फर्ज़ की थी, मूसा (अलैहिस्सलाम) की वजह से पाँच वक्त की नमाज़ हुई, तो तुम लोग पाँच वक्त की नमाज़ क्यों पढ़ते हो, पचास वक्त की नमाज़ पढ़ो?

➡वाज़ेह रहे कि हम मूसा (अलैहिस्सलाम) की वजह से पाँच वक्त की नमाज़ नहीं पढ़ते हैं बल्कि अल्लाह ने ही नमाज़ का हुक्म दिया है और अल्लाह ने ही पाँच वक्त की नमाज़ फ़र्ज़ की है, इसलिए इसे अल्लाह का हुक्म मानकर इस पर अमल करते हैं।

✳दूसरी बात यह है कि अल्लाह को पुकारते हुए तीन क़िस्म के वसीले इख़्तियार कर सकते हैं, यानी हमारे लिए तीन क़िस्म के वसीले जाइज़ हैं:

पहला वसीला: अल्लाह के अस्मा-ए-हुस्ना का, हम अल्लाह के नामों का वसीला लगाकर अल्लाह को पुकार सकते हैं।

□**दूसरा वसीला**: अपने नेक आमाल का, हम अपने नेक आमाल का वसीला देकर अल्लाह को पुकार सकते हैं जैसे ग़ार में फँसे तीन लोगों ने अपने-अपने नेक अमल का वसीला लगाया।

□**तीसरा वसीला:** ज़िंदा लोगों का, हम ज़िंदा नेक और मुवह्हिद आदमी से दुआ करवा सकते हैं जैसे सहाबा-ए-किराम ने हयात-ए-रसूल में नबी (ﷺ) से दुआ करवाई, उमर (रज़ियल्लाहु अन्हु) ने आप (ﷺ) के चाचा अब्बास (रज़ियल्लाहु अन्हु) से दुआ करवाई, और जैसे हम ज़िंदा लोगों को कहते हैं कि दुआ में याद रखना या मेरे लिए दुआ करना, यह वसीला जाइज़ है।

इन तीन सूरतों के अलावा कोई और सूरत में वसीला लगाता है तो यह जाइज़ नहीं है, जैसे किसी मख़लूक़ की ज़ात का वसीला लगाना जाइज़ नहीं है, किसी मय्यत का वसीला लगाना जाइज़ नहीं है। जो लोग इस तरह दुआ करते हैं कि "नबी के वसीले से दुआ क़बूल फ़रमा" या "फुलाँ पीर-ओ-मुर्शिद के सदक़ा तुफ़ैल दुआ क़बूल फ़रमा", यह जाइज़ नहीं है।

सूरह माइदा में अल्लाह का वसीला इख़्तियार करने का जो हुक्म है, उसका मतलब है कि नेक आमाल का वसीला अल्लाह के लिए इख़्तियार करो और इसी तरह नमाज़ से मदद तलब करना भी नेक अमल का वसीला लेना है जो वसीला की जाइज़ क़िस्म है।

ख़ुलासा-ए-कलाम यह है कि एक मोमिन को सिर्फ़ अल्लाह को ही मदद के लिए पुकारना चाहिए, इसी बात का हमें अल्लाह और उसके रसूल ने हुक्म

दिया है। इस सिलसिले में चंद दलाइल मुआयना फ़रमाएं और अपने ईमान व आमाल की इस्लाह करें।

हम हर नमाज़ की हर रकअत में यह आयत तिलावत करते हैं:

وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ

(ऐ अल्लाह! हम सिर्फ़ तेरी ही इबादत करते हैं और तुझसे ही मदद चाहते हैं)। इस आयत में हम अल्लाह से वादा करते हैं कि तेरे सिवा किसी से मदद नहीं माँगेंगे, सिर्फ़ तुझसे ही मदद माँगेंगे, गोया यह आयत हमें ग़ैर-अल्लाह से मदद माँगने से रोकती है।

और अल्लाह तआला ने वाज़ेह तौर पर तमाम क़िस्म के ग़ैरुल्लाह को पुकारने से मना फ़रमाया है, फ़रमान-ए-इलाही है:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ(يونس:106)

तर्जुमा: और अल्लाह के सिवा किसी को मत पुकारो जो न तुझे नफ़ा दे सकता है और न नुक़सान। अगर तू ने यह काम किया तो ज़ालिमों में शुमार होगा।

अल्लाह ने यहाँ तक बता दिया कि तुम जिन मुर्दों को मदद के लिए पुकारते हो, वे क़यामत तक तुम्हारी पुकार का जवाब नहीं दे सकते हैं। अल्लाह फ़रमाता है:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ

غَافِلُونَ * وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ(الاحقاف:65)

तर्जुमा: और ऐसे लोगों से ज़्यादा कौन गुमराह हैं जो अल्लाह के सिवा ऐसे लोगों को पुकारते हैं जो क़यामत तक उनकी दुआ क़बूल नहीं कर सकते, बल्कि उनकी आवाज़ से भी बेख़बर हैं और जब सब लोग जमा किए जाएंगे तो वे उनके दुश्मन हो जाएंगे और उनकी इबादतों से इंकार कर देंगे।

इसी तरह नबी ﷺ ने भी तालीम दी है कि जब तुम सवाल करो तो अल्लाह से और जब मदद माँगो तो अल्लाह से। चुनांचे आपका ﷺ फ़रमान है:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ(ترمذی:2516، صححه البانی)

तर्जुमा: जब तुम कोई चीज़ माँगो तो सिर्फ़ अल्लाह से माँगो, जब तुम मदद चाहो तो सिर्फ़ अल्लाह से मदद तलब करो।

इस हदीस में नबी ﷺ ने हमें यहाँ तक तालीम दी है। आप ﷺ आगे फ़रमाते हैं:

وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ۔

तर्जुमा: और यह बात जान लो कि अगर सारी उम्मत भी जमा होकर तुम्हें कुछ नफ़ा पहुँचाना चाहे तो वह तुम्हें उससे ज़्यादा कुछ भी नफ़ा नहीं पहुँचा सकती जो अल्लाह ने तुम्हारे लिए लिख दिया है, और अगर वे तुम्हें कुछ नुक़सान पहुँचाने के लिए जमा हो जाएँ तो उससे ज़्यादा कुछ नुक़सान नहीं पहुँचा सकती जो अल्लाह ने तुम्हारे लिए लिख दिया है।

✳एक मुसलमान का यह अक़ीदा होना चाहिए कि अल्लाह के अलावा ज़र्रा बराबर भी कोई दूसरा नफ़ा-नुक़सान का इख़्तियार नहीं रखता है, लिहाज़ा हर हाल में और हर काम के लिए हमें सिर्फ़ अल्लाह को पुकारना चाहिए। और जो दीन या दुनिया के मामलात में "मातहत-उल-असबाब" के क़ायदे के तहत हम एक दूसरे का तआवुन (सहयोग) करते हैं, दरअसल यह मसला अलग है। हमें अल्लाह और उसके रसूल ने अच्छे कामों पर एक दूसरे का तआवुन करने का हुक्म दिया है। अल्लाह का फ़रमान है:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ(المائدة:2)

तर्जुमा: और नेकी और तक़वा के कामों में आपस में तआवुन करो, और गुनाह और ज़्यादती के कामों में एक दूसरे का साथ न दो।

*और नबी ﷺ का फ़रमान है:

ما أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُم أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.(صحيح مسلم:2199)

तर्जुमा: तुम में से जो शख़्स अपने भाई को फ़ायदा पहुँचा सकता हो तो उसे ऐसा करना चाहिए, इसमें कोई हरज नहीं है।

*आख़िर में, अल्लाह तआला से दुआ करता हूँ कि वह हमें तौहीद पर क़ायम रखे, शिर्क और बिद'अत से बचाए और भटके हुए मुसलमानों को सीधे रास्ते की हिदायत फ़रमाये।

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE